Fikr-o-Nasar (Islamabad) 13:8 (1976)

ذکرِ مجذوب

از پروفیسر احمد سعید تھانوی

ناشر : مکتبہ احیاء العلوم الشرقیہ، ۳۹- علامہ اقبال روڈ، لاہور

صفحات : ۱۸۲ قیمت : بارہ روپے

"حصول پاکستان" اور "اشرف علی تھانوی اور تحریکِ آزادی" کے مصنف پروفیسر احمد سعید تھانوی کی تیسری تصنیف "ذکرِ مجذوب" اس وقت ہمارے پیشِ نظر ہے۔ جس میں فاضل مصنف نے مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک خلیفہ خواجہ عزیز الحسن مجذوب غوری کے حالاتِ زندگی اور شاعری سے سیر حاصل بحث کی ہے۔

خواجہ صاحب جن کی وفات پر سید سلیمان ندوی نے "فراقِ مجذوب" کے عنوان سے اپنے تاثرات کا اظہار کیا تھا، اپنے زمانے کے ماہر تعلیم، باعمل صوفی اور بلند پایہ شاعر تھے۔ پروفیسر تھانوی نے ان کی زندگی کے دو پہلوؤں یعنی "باعمل صوفی" اور "شاعر" ہونے پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ ان کی عبادت گذاری اور شعر و شاعری کا جا بجا ذکر کیا ہے۔ لیکن ان کی زندگی کے تعلیمی پہلو کو تشنہ چھوڑ دیا ہے۔ جس سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ خواجہ صاحب صرف اللہ سے لو لگائے رہتے تھے۔ اور ان کا علمی پہلو کمزور تھا۔ توقع کی جاتی ہے کہ فاضل مصنف آئندہ طباعت میں خواجہ صاحب کے علمی پہلو پر بھی توجہ فرمائیں گے۔

کتاب کا طویل دیباچہ مولانا نجم الحسن تھانوی صاحب نے تحریر فرمایا ہے، جس میں خواجہ صاحب کی زندگی اور شاعری پر اپنے تاثرات اور تجربات کے آئینے میں بحث کی ہے۔ جناب نجم الحسن تھانوی خواجہ صاحب کی شاعری پر تبصرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"ان کی شاعری عام شاعری نہ تھی، وہ عام شعراء سے ہٹ کر اپنی طرز کے، اپنے انداز کے، اپنی قسم کے، اپنی شان کے نرالے اور بے مثال شاعر تھے۔ ان جیسا شاعر نہ اس سے پہلے دیکھا اور نہ اس کے بعد۔" (ص ۷)

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ خواجہ صاحب ایک قادر الکلام شاعر تھے اور ان کے بعض شعری مجموعے ان کی زندگی ہی میں چھپ چکے تھے۔ اور انہیں اپنے ہم عصر شعراء میں ایک بلند مقام حاصل تھا۔ لیکن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ اپنے سے پہلے اور بعد کے تمام شعراء پر فوقیت رکھتے ہیں۔ اس لئے" ان جیسا شاعر نہ اس سے پہلے دیکھا اور نہ اس کے بعد" اس جملے کو فقط ایک ذاتی تاثر ہی قرار دیا جا سکتا ہے۔

فاضل مرتب نے کتاب کے آخر میں خواجہ صاحب کی شاعری کا انتخاب بھی کیا ہے۔ جس میں حمد، نعت، غزل، نظم اور رباعی سبھی کچھ شامل ہے۔ جس سے خواجہ صاحب کی شاعری کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ خواجہ صاحب پر چونکہ تصوف کا رنگ غالب تھا۔ اور وہ تعلق باللہ کو ہی اصل زندگی خیال فرماتے تھے۔ اس لئے ان کی شاعری پر بھی تصوف، تبلیغ اسلام اور وعظ و نصیحت کا رنگ چھایا ہوا ہے۔ نمونے کے لئے دو شعر ملاحظہ ہوں:

نہ لیڈر بن کے اطراف جہاں میں نام پیدا کر
نہ لیکچرر بن کے ہر جلسہ میں اک کہرام پیدا کر
بس اپنے دل میں مسلم جذبۂ اسلام پیدا کر
جو لبریز مے توحید ہو وہ جام پیدا کر (ص ۱۷۳)

فاضل تذکرہ نگار نے ہر بات حوالے سے لکھنے کی کوشش کی ہے۔ اور اس سلسلے میں ہندو پاکستان میں موجود خواجہ صاحب مرحوم کے رفقاء سے ہر ممکن مدد لی ہے۔ جس سے کتاب کی صحت اور ثقاہت بڑھ گئی ہے۔ کتاب نہ صرف خواجہ صاحب کے حالات پر مشتمل ہے بلکہ اس میں خواجہ صاحب کے عہد کی تاریخ کا قیمتی سرمایہ بھی جمع ہو گیا ہے۔ جو برصغیر کی تاریخ کے طلبہ کے لئے بہت مفید ہے۔

کتاب سفید کاغذ پر طبع ہوئی ہے۔ سرورق بھی خوب صورت ہے۔ لیکن کتابت کی بے شمار اغلاط رہ گئی ہیں۔

(محمد طفیل)